Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۷/۴۲
نمبر ۶۹
حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نمبر
اتوار

روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

۱۷
رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ
۲۲۔ امان ۱۳۷۱ ہش
۲۲۔ مارچ
۱۹۹۲ء

# خُدا ایک پیارا خزانہ ہے

## ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ
(اللہ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہو)

"اگر تم خُدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالےٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دُشمن سے غافل ہو گے اور خُدا اُسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصُوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خُدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دُنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خُدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دُنیا کے لئے ایسے بے خوُد کیوں ہوتے؟ خُدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو۔ کہ وہ بکُلّی اسباب پر گر گئی ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت چار روپے

۲۲۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۲۲۔ مارچ ۱۹۹۲ء۔

# اچھے احمدی

ہم خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ اور ہم میں سے ہر شخص کی دِلی خواہش ہے کہ وہ بہت اچھا احمدی بنے۔ بالکل ویسا ہی جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ چاہتے ہیں کہ احمدی ہوں۔ ہم میں سے ہر شخص کوشش بھی یہی کرتا ہے کہ اچھا احمدی بنے۔ لیکن اچھا احمدی بننے کے لئے جو شرائط ہیں ان کا علم غالباً ہر شخص کو نہیں ہوگا۔ یہ بات معلوم کرتے ہی رہنا چاہیئے۔ ہمیں اس بات کی لگن ہونی چاہیئے کہ ہم یہ معلوم کرتے رہیں کہ حضرت بانی سلسلہ ہمیں کس طرح کے احمدی دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایسا کرنے کیلئے سب سے اوّلین شرط تو یہ ہے کہ ہم حضور اقدس کی جملہ تحریرات کو مطالعہ میں رکھیں۔ جبھی تو حضور نے فرمایا ہے کہ یہ کتابیں کم ازکم تین دفعہ پڑھی جائیں۔ حضور کے ارشادات سے آگاہی ہونی چاہیئے اور پھر ان پر عمل کے لئے بھرپور کوشش۔ ہم نے اپنے اس کالم میں ایک دفعہ کہا تھا کہ حضور کی کتابیں زیر مطالعہ رکھتے ہوئے ارشادات کو اختصار کے ساتھ نوٹ کرتے جانا چاہیئے۔ ایک ایک دو دو فقرے۔ اور اس طرح حضور کے تمام ارشادات ہمارے پاس جمع ہو جائیں گے اور وہ ہمارے لئے قندیل کا کام دیں گے۔ ان کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گذارنے ہی سے ہم اچھے احمدی بن سکتے ہیں۔

اس امر کے علاوہ ایک اور بات جس کی طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کو یہ سعادت بخشی ہے۔ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جانشین ہماری مسلسل اور مستقل راہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ہمارے علاوہ یہ سعادت دنیا کی کسی اور جماعت کو میسّر نہیں۔ ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حضرت امام جماعت کے ارشادات ـ خاص طور پر خطبات کے ذریعہ جماعت کو ملنے والے ارشادات ـ ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ ہمیں خطبات سُننے چاہئیں۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر سربراہِ خاندان اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کے خاندان کے تمام افراد ان خطبات سے مستفید ہوں۔ عورتیں بھی اور مرد بھی۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔ یہ خطبات ہماری روز مرّہ کی زندگی میں یوں دخیل ہونے چاہئیں گویا یہی ہماری زندگی ہیں۔ اسی طرح اور صرف اسی طرح ہم اچھے اور پکّے احمدی بن سکتے ہیں۔ اچھے اور پکّے احمدی بننا ہی ہماری زندگی کی غائت ہے۔

آؤ مل جل کے ہم بڑھائیں قدم
ہم نے رکھنا ہے منزلوں کا بھرم
منزلیں ہی نہیں عزیز ہمیں
منزلوں کو بھی تو عزیز ہیں ہم

ابوالاقبال

ہوا سے پوچھو فضا سے پوچھو بہار کی ہر ادا سے پوچھو
جو تاب ہے پوچھنے کی تم کو تو تم خدا کی رضا سے پوچھو

ہماری ہستی ہے ساری دنیا میں اسکے لطف وکرم کی محور
یہ بات کیا ہے خلوصِ دل سے ہر ایک اہلِ وفا سے پوچھو

ہمارے چہرے چمک رہے ہیں جبیں پہ جھومر سجا ہوا ہے
سیاہئ شب بتائے گی کیا سحر کی اُجلی ضیاء سے پوچھو

ہر ایک جھونکے کی گود میں ہیں کئی بگولوں کی آرزوئیں
خلا سے آگے جو آسماں بوس ہوگئی اُس ہوا سے پوچھو

جنہیں وفاؤں کا ادّعا ہے وہ اڑ رہے ہیں کھلی فضا میں
زمیں پہ کیوں منہ کے بل گرے ہیں یہ بات اہلِ ریا سے پوچھو

ہم ایک سے اک کروڑ ہوکر مزید تیزی سے بڑھ رہے ہیں
ہماری رفتار کا معمّہ ہماری راہِ ہدیٰ سے پوچھو

ہمارے پھولوں کے رنگ و بُو سے چمن چمن میں بہار آئی
روش روش پر یہ بات لکھّی ہوئی ہے بادِ صبا سے پوچھو

ہمارا پیغام خدمتِ خلق ہے یہ ہر شخص کو بتاؤ
ہمارے جذبے کو جانچنے کے لئے کبھی ابتداء سے پوچھو

تمہاری چشمِ فریب خوردہ جو دیکھتی ہے وہ سب غلط ہے
خدا سے کتنا قریب ہوں میں یہ بات میرے خدا سے پوچھو

نسیم اپنے سکوتِ لب سے سُنا رہا ہوں جو داستانیں
جو ان کا مفہوم پوچھنا ہے تو تم مری چشمِ وا سے پوچھو

نسیم سیفی

**اعلانِ تعطیل**

مورخہ ۲۳؍ مارچ کو الفضل کے دفاتر بند ہونگے۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام

# منتخب اشعار

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟
خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟
سچ سچ کہو، اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب!
پھر بھی یہ مُنہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

---

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نُورِ حق کا اس پہ آساں ہے
ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

---

سَر پہ خالق ہے اس کو یاد کرو
یُونہی مخلُوق کو نہ بہکاؤ!
کب تلک جھوٹ سے کرو گے پیار
کچھ تو سچ کو بھی کام فرماؤ!
کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو!
کچھ تو لوگو! خُدا سے شرماؤ!
عیشِ دُنیا سَدا نہیں پیارو
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو
یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو
کوئی اِس میں رہا نہیں پیارو
اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دِل
ہاتھ سے اپنے کیوں جلاؤ دِل

---

چاند کو کل دیکھ کر مَیں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبّت عاشقانِ زار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دَم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر دَرماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
شور کیسا ہے ترے کُوچہ میں لے جلدی خبر
خُوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

---

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اسی فِکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
اُسے دے چُکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

---

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں اِن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
نقشِ ہستی تِری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری رَہ میں اُڑایا ہم نے
تیرا مَے خانہ جو اِک مرجعِ عالم دیکھا
خُم کا خُم مُنہ سے بَصد حرص لگایا ہم نے
دِلبرا! مجُھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبّت میں بُھلایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غذا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دِل
تو باتوں سے لذّت اُٹھاتا ہے دِل
کہ دِلدار کی بات ہے اِک غذا
مگر تُو ہے مُنکر تجھے اِس سے کیا

نہیں تجھ کو اِس رَہ کی کچھ بھی خبر
تُو واقف نہیں اس سے اے بے ہُنر
وہ ہے مہربان و کریم و قدیر
قسم اس کی، اس کی نہیں ہے نظیر
جو ہوں دِل سے قربانِ ربّ جلیل
نہ نقصاں اٹھاویں نہ ہوویں ذلیل

---

مرے مولیٰ مری یہ اِک دُعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بُکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اِک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے اُن کو جو مجھ کو دیا ہے

---

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اس کے مقرّب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رَہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قُربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

---

ہے سرِ رَہ پہ کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سَیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے

کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دِلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
اُس نے خدا مِلایا وہ یار اُس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گُذریں اب دن چڑھا یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہُوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہُوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
دلبر کی رَہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اِک باؤلا یہی ہے
لعلِ یمن بھی دیکھے دُرِّ عدن بھی دیکھے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے

---

لوگو سُنو! کہ زندہ خدا وہ خُدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نُما نہیں

---

وہ دُور ہیں خُدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہردم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کِبر و غرور و بُخل کی عادت کو چھوڑ دو
تقویٰ کی جڑ خُدا کے لئے خاکساری ہے
عِفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

---

مَیں تو مَر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لُطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار
اے فِدا ہو تیری رَہ میں میرا جسم و جان و دِل
مَیں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بِن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
فانیوں کی جاہ و حشمت پر بَلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

---

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب مَوت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دِل
ڈھونڈو اسی کو یارو بُتوں میں وفا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مقدمات کی پیروی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنی خاندانی زمینوں کے سلسلہ میں اپنے والد صاحب کے حکم کے موجب بسا اوقات مقدمات کی پیروی کرنے کے لئے عدالتوں میں جانا پڑتا تھا۔ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز ان پیشیوں میں کبھی نہیں پڑا کہ دوسروں کے مقدمات عدالتوں میں کرتا پھرے ہاں والد صاحب کے زمانہ میں اکثر وکلاء کی معرفت اپنی زمینداری کے مقدمات ہوتے تھے اور کبھی ضرورت کے مطابق مجھے آپ بھی جانا پڑتا تھا۔

(آئینہ کمالات ۔ ص ۳۰۱)

ان مقدمات میں حضور کی منکسر المزاجی درویشانہ طبع اور حسن خلق کے متعدد نادر، بے مثال نمونے ظاہر ہوئے جس نے آپ کے ساتھ ہم رکاب ہونے والوں کو بے حد متاثر کیا۔

حضور کو مقدمات کے سلسلے میں بٹالہ، گورداسپور، ڈلہوزی، امرتسر اور لاہور تک متعدد سفر اختیار کرنے پڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب مقدمات کے لئے قادیان سے روانہ ہوتے تو اپنے ساتھ اصطبل میں سے سواری کے لئے گھوڑا بھی لے لیتے اور ان سفروں میں آپ کے ہمراہ آپ کے قدیم خدام میں سے مرزا اسمٰعیل بیگ (ساکن قادیان) یا مرزا دین محمد صاحب (ساکن لنگروال) یا غفار یکہ بان ہوتے تھے۔ جنہیں آپ گاؤں سے نکل کر سوار کر لیتے اور پھر نصف راستہ حضور سوار ہوتے اور نصف راستہ وہ سواری کرتے اور بٹالہ پہنچنے پر اپنی حویلی میں قیام فرماتے تھے اور جو جولاہا اس حویلی کی دیکھ بھال کے لئے مقرر تھا اسے اپنے کھانے میں سے دیتے اور خود حسب معمول بہت کم کھاتے تھے۔ چنانچہ مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت (-) مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہم رکاب ہوتا تھا لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے تھے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے ہمیں پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔ جب حضرت قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کرتے جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو اتر جاتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کرتے اور بعد میں جب آپ سوار ہو جاتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے اسے چلنے دیتے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کہا کرتے تھے کہ والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گذاری بلکہ فقیر کے طور پر گذاری۔ یہ فقرہ جو آپ کی پوری زندگی کی مختصر مگر جامع تصویر ہے آپ کے زمانہ مقدمات پر بھی پوری شان سے حاوی ہے۔ قادیان کے کنہیا لال صراف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک یکہ کرا دیا جائے۔ حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔ یکہ والے کو وہاں چھوڑا خود پیدل واپس تشریف لائے یکے والے کو پل پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہو گیا۔ اور مرزا صاحب غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے۔ تو میں نے یکہ والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کمبخت اگر مرزا نظام الدین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن بیٹھنا پڑتا بیٹھتا لیکن چونکہ وہ نیک اور درویش آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اس سے معافی مانگو۔ تم نے کیوں اسے مارا۔ وہ مزدور آدمی تھا وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا۔ اسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا۔ میں نے کہا حضرت میں اسے ماروں گا۔ اس نے کیوں ایسا کیا۔ لیکن حضرت بار بار یہی فرماتے نہیں اس سے معافی طلب کرو۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تو اس زمانے میں اپنے والد صاحب کی مدد کے لئے ان کے دنیاوی کاموں میں لگے ہوئے تھے۔ لیکن آپ کا دل کسی اور طرف تھا اور دست با کار دل با یار کی مثال بنے ہوئے تھے۔ مقدمات سے ذرا فارغ ہوتے تو خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جاتے اور ان سفروں میں جو آپ کو ان دنوں مقدمات میں کرنے پڑتے آپ ایک وقت کی نماز بھی بے وقت نہ ہونے دیتے بلکہ اپنے اوقات پر نماز ادا کرتے۔ بلکہ مقدمات کے وقت بھی نماز کو ضائع نہ ہونے دیتے چنانچہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ آپ ایک ضروری مقدمہ کے لئے جس کا اثر بہت سے مقدمات پر پڑتا تھا اور جس کے آپ کے حق میں ہو جانے کی صورت میں آپ کے بہت سے حقوق محفوظ ہو جاتے تھے عدالت میں تشریف لے گئے اس وقت کوئی ضروری مقدمہ عدالت میں پیش تھا۔ اس میں دیر ہوئی اور نماز کا وقت آگیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ مجسٹریٹ تو اس مقدمہ میں مصروف ہے اور نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہے تو آپ نے اس مقدمہ کو خدا کے حوالے کیا اور خود ایک طرف جا کر وضو کیا اور درختوں کے سائے تلے نماز پڑھنی شروع کر دی تو عدالت سے آپ کے نام پر آواز پڑی۔ آپ آرام سے نماز پڑھتے رہے اور بالکل اس طرف توجہ نہ کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو یقین تھا کہ مقدمہ میں فریق مخالف کو یک طرفہ ڈگری مل گئی ہوگی۔ کیونکہ عدالتوں کا قاعدہ ہے کہ جب ایک فریق حاضر عدالت نہ ہو تو فریق مخالف کو یک طرفہ ڈگری دی جاتی ہے۔ اسی خیال میں عدالت میں پہنچے چنانچہ جب عدالت میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ مقدمہ فیصل ہو چکا ہے۔ لیکن چونکہ فیصلہ عدالت معلوم کرنا ضروری تھا جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ نے جو ایک انگریز تھا کاغذات پر ہی فیصلہ کر دیا اور ڈگری آپ کے حق میں دے دی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کی طرف سے وکالت کی۔ غرض آپ ان دنیاوی کاموں میں اسی طرح مشغول تھے جس طرح ایک شخص سے کوئی ایسا کام کرایا جائے جو اس کے کرنے پر وہ راضی نہ ہو حالانکہ وہ کام خود آپ کے نفع کا تھا۔ چونکہ آپ کے والد صاحب کی جائداد کا محفوظ ہونا درحقیقت آپ کی جائداد کا محفوظ ہونا تھا۔ چونکہ آپ ان کے وارث تھے۔ پس آپ کا باوجود عاقل و بالغ ہونے کے اس کام سے بیزار رہنا۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ دنیا سے بکلی متنفر تھے اور خدا تعالیٰ ہی آپ کا مقصود تھا۔

آپ نے جن مقدمات کی پیروی کی۔ وہ زیادہ تر پیچیدہ نہیں ہوتے تھے اور دروغ گوئی سے ان کو کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ پٹواری کی شہادت کافی ہوتی ہے اور سرکاری کاغذات پر فیصلہ ہو جاتا تھا۔ تاہم ان مقدمات میں متعدد مرحلے ایسے آ جاتے تھے جن میں کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اس کے قدم ڈگمگا جاتے۔ مگر آپ نے کمال جرأت اور بہادری سے ہر موقعہ پر دنیوی مصلحتوں کو پایہ استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اکثر دفعہ اپنے والد کی خفگی کا نشانہ بھی بنے اور شماتت اعدا کے تیر کے بھی برداشت کئے۔ مگر راست گفتاری کو نہ چھوڑا۔

ایک دفعہ جبکہ حضرت اقدس کی عمر ۳۰ برس کی تھی آپ کے والد بزرگوار کا اپنے موروثیوں سے درخت کاٹنے پر ایک تنازعہ ہو گیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا عقیدہ یہ تھا کہ زمین کے مالک ہونے کی حیثیت سے درخت بھی ہمارے ملکیت ہیں۔ اس لئے انہوں نے موروثیوں پر دعویٰ کر دیا اور حضور کو مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور بھیجا۔ آپ کے ہمراہ دو گواہ بھی تھے۔ حضرت جب نہر سے گذر کر تتلیاں والا گاؤں پہنچے تو راستے میں ذرا سستانے کے لئے بیٹھ گئے اور ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ابا جان یونہی زبردستی کرتے ہیں درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ غریب

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضرت بانئ سلسلہ کی

# منتخب تحریرات

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کُھلیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۳۰)

خدا زمین و آسمان کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اُس کے فیض سے خالی نہیں وہی تمام فیوض کا مبدا ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سر چشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۱ حاشیہ)

اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک رُوح اور ہر ایک ذرّہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرّف سے۔ نہ اس کے خلق سے۔

(نسیم دعوت صفحہ ۳)

خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے۔ اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچانا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۷-۱۱۸)

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصّہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں۔ اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔ ہاں ہم اس کی صفات قدیمہ پر نظر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باطل ہے۔ اور باوجود اس کے خدا کی صفت افناء اور اہلاک بھی، ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آئی ہے۔ وہ بھی کبھی معطل نہیں ہوئی۔

انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے۔ مگر اس کا علم کسی معلّم کا محتاج نہیں اور بایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے۔ مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے۔ مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے۔ اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہو گا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔

(لیکچر لاہور صفحہ ۹-۱۳)

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے، اور سُنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں۔ یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔

(الوصیت صفحہ ۱۴-۱۷)

یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیّت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے۔ اور تمام فیضوں کا وہی سر چشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

(پیغام صلح صفحہ ۱۰-۱۱)

خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے۔

(۱) اوّل۔ اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہمشکل ہیں۔ جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے۔ محسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے اور اس میں محبت بھی ہے۔ اور اس کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کی ساقیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں۔ اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامت شخصی نہیں ہاں قدامت نوعی ہے اور وہ بھی خدا کی صفت خلق کے لئے ایک لازمی امر نہیں کیونکہ جیسا کہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلّیٔ وحدت اور تجرّد اس کی صفات میں سے ہے اور کسی صفت کے لئے تعطّل دائمی جائز نہیں ہاں تعطّل میعادی جائز ہے۔ غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا۔ جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے۔ جیسے خالق ہونا۔ کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی حد تک قوتِ رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور قوّتِ غضب بھی اس میں ہے، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہوسکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے۔ اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کردیا۔ یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کی خلق کی طرح ہے۔ نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے۔ نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے۔ نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے۔ نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۲-۱۴۳)

وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگادی ہے ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں۔ ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے۔ اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے۔ اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے۔ اور جن باتوں کی معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کرسکتیں۔ روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبداءِ فیض کے فیوض ان میں منعکس ہوسکیں۔ سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو تا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پاسکیں۔ اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔

میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کرلیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔

جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کرلیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴)

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵)

یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں! ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:---------

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زد و کوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ---------- ہاں اگر وہ بیجا کام کرے تو تنبیہہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔

خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۷)

خدا تعالیٰ کا اپنے مجرموں سے دو قسم کا معاملہ ہے۔ اور مجرم دو قسم کے ہیں:-

(۱) ایک وہ مجرم ہیں جو حد سے زیادہ نہیں بڑھتے۔ اور گو نہایت درجہ کے تعصب سے ضلالت کو نہیں چھوڑتے۔ مگر وہ ظلم اور ایذاء کے طریقوں میں ایک معمولی درجہ تک رہتے ہیں۔ اپنے جور و ستم اور بے باکی کو انتہا تک نہیں پہنچاتے۔ پس وہ تو اپنی سزا قیامت کو پائیں گے اور خدائے حلیم ان کو اس جگہ نہیں پکڑتا۔ کیونکہ ان کی روش میں حد سے زیادہ سختی نہیں۔ لہذا گناہوں کی سزا کے لئے صرف ایک ہی دن مقرر ہے جو یوم المجازات اور یوم الدین اور یوم الفصل کہلاتا ہے۔

(۲) دوسری قسم کے وہ مجرم ہیں جو ظلم اور ستم اور شوخی اور بے باکی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ خدا کے ماموروں اور رسولوں اور راستبازوں کو درندوں کی طرح پھاڑ ڈالیں۔ اور دنیا پر سے ان کا نام و نشان مٹادیں اور ان کو آگ کی طرح بھسم کر ڈالیں۔ ایسے مجرموں کے لئے جن کا غضب انتہا تک پہنچ جاتا ہے سنت اللہ یہی ہے کہ اسی دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑکتا ہے۔ اور اسی دنیا میں وہ سزا پاتے ہیں علاوہ اس سزا کے جو قیامت کو ملے گی۔ اس لئے قرآنی اصطلاح میں اُن کا نام مغضوب علیہم ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۹-۱۲۰)

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۶)

تکبر اور شرارت بری بات ہے۔ ایک ذرہ سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا۔ وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا۔ اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۷)

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمۂ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایکدم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کردے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایکدم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کردے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدتِ دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو طاقتوں پر بھروسہ کرکے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔

سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(نزول.... صفحہ ۲۰-۲۵)

یاد رہے کہ تکبر کو جھوٹ لازم پڑا ہوا ہے۔ بلکہ نہایت پلید جھوٹ وہ ہے جو تکبر کے ساتھ مل کر ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جلشانہٗ متکبر کا سب سے پہلے سر توڑتا ہے۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۵۹۹)

غرض پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ و زاری بھی ضروری ہے۔ اور نومید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے۔ ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں۔ کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبتِ الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔ یہی ایک طریق ہے کہ جب سے خدا تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی طریق سے ان کے دل پاک و صاف ہوتے رہے ہیں۔ یعنی بغیر اس کے جو زندہ خدا خود اپنی تجلی قولی و فعلی سے اپنی ہستی اور اپنی طاقت اور اپنی خدائی ظاہر کرے اور اپنا رعب چمکتا ہوا دکھاوے اور کسی طریق سے انسان گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳-۲۵)

یہ بالکل غیر ممکن اور خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبت میں محو ہے اور ایسا محو ہے کہ جیسا کہ سچی محبت کا تقاضا ہونا چاہیئے۔ کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو تیار ہے۔ پھر ایسا شخص کیونکر مورد عذاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے۔ بھلا تم سچ کہو کہ کیا تم اپنے ایک بچہ کو جس سے تم بہت ہی محبت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو؟ پھر خدا جو سراسر محبت ہے ان لوگوں کو جو اس سے پیار کرتے ہیں اور ذرہ ذرہ ان کا اس کی محبت میں مستغرق ہے کیونکر آگ میں ڈالے گا۔ پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوب حقیقی سے اس قدر محبت کرے کہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ درحقیقت اس کے سوا کوئی اس کا محبوب اور پیارا نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لئے خود اپنے نفس کی محبت کو چھوڑ دے اور اس کے لئے تلخ زندگی اختیار کرے۔"

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ اُن کا استجابتِ دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ اُن کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ اُن کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔"

"میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیتِ دعا کی صورت میں آتا ہے۔ میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اُٹھ نہیں سکتی۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں۔ اور نہ اِس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے۔ کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصل معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہو گا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے۔ اور اس نامرادی نے یہاں تک بُرا اثر پہنچایا۔ کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدمِ استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی ہیں۔ کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔

یہی آئینۂ خالق نما ہے
یہی اِک جوہرِ سیفِ دُعا ہے
ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اِک فخرِ شانِ اولیاء ہے
بجُز تقویٰ زیادت اِن میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خُدا ہے
اگر سوچو یہی دارالجزاء ہے

## بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

لوگ ہیں اگر کاٹ لیا کریں تو کیا حرج ہے۔ بہرحال میں عدالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً یہ ہمارے ہی ہیں۔ ہاں ہمارا حصہ ہو سکتے ہیں۔ موروثیوں کو بھی آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ جب مجسٹریٹ نے موروثیوں سے اصل معاملہ پوچھا تو انہوں نے بلا تامل جواب دیا۔ خود مرزا صاحب سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے حضور سے پوچھا حضور نے فرمایا میرے نزدیک درخت ٹھیکے کی طرح ہیں۔ جس طرح ٹھیکے میں ہمارا حصہ ہے ویسے ہی درختوں میں بھی ہے چنانچہ آپ کے اس بیان پر مجسٹریٹ نے موروثیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس سے بعد جب حضور واپس قادیان تشریف لائے تو حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب نے آپ کے ساتھ جانے والوں میں سے ساتھی کو پوچھا کہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا میں تو باہر تھا۔ مرزا صاحب اندر گئے تھے۔ ان سے معلوم ہو گا۔ اس پر حضرت صاحب کو بلایا گیا حضور نے سارا واقعہ بلا کم و کاست بیان کر دیا۔

ویوز
ڈیپ فریزر
کے با اختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز ربوہ۔ فون ۶۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد المغنی زاہد

# حضرت بانی سلسلہ کی نصائح

## (اخلاق)

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہو) نے اپنی کتب میں اور اپنے روح پرور خطابات کے دوران بار بار اپنی جماعت کو نہایت قیمتی نصائح فرمائی ہیں۔ ذیل میں ہم اخلاقی تعلیمات کے سلسلہ میں حضرت اقدس کے چند اقتباسات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

فرمایا۔

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں ... اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے ...

اور چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو۔ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲-۴۵)

اخلاق حسنہ پر کاربند ہونے کے لئے تعلق باللہ کی لازمی شرط کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا۔ ہنسی۔ کینہ وری۔ گندہ زبانی۔ لالچ۔ جھوٹ۔ بدکاری۔ بدنظری۔ بدخیالی۔ دنیا پرستی۔ تکبر۔ غرور۔ خود پسندی۔ شرارت۔ کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی محبت اور روحانی ترقیات اعلیٰ اخلاق کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتیں اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں۔ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی صفحہ ۱۳-۱۴)

سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو"

"کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ"

ایسے لوگ جو جماعت کی تربیت پر مامور ہوں ان کے لئے حضرت بانی سلسلہ کی یہ نصیحت ہے کہ وہ ہرگز سختی سے کام نہ لیں بلکہ نرمی اور پیار و محبت سے اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں۔ حضور فرماتے ہیں

"کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اُسے برا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے دل شکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت سے نہ دیکھو ... دانشمندی، حلم اور درگذر کے ملکہ کو بڑھاؤ۔ نادان سے نادان کی باتوں کا جواب بھی متانت اور سلامت روی سے دو۔"

"اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔"

اسی مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے آپ مزید فرماتے ہیں۔

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ اُن کو سمجھائیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۲)

حضرت اقدس کی دلی خواہش تھی کہ آپ کے ماننے والوں کے دلوں سے دنیا کی محبت اور حرص ٹھنڈی پڑ جائے اور اپنے خالق و مالک خدا کی سچی محبت اور آرزو پیدا ہو۔ آپ نے بارہا بڑے موثر الفاظ میں اپنے متبعین کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔

فرماتے ہیں۔

"تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ ... میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت ہو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت ہو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اللہ نے چاہا تو) بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔"

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ تمہیں ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ زندگی میں کوئی لمحہ بھی ایسا نہ آئے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو۔ ہر قسم کے برے اخلاق سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے۔ اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---


فلپس
ٹی وی ۔ فریج
کے بااختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز۔ ربوہ فون ۶۶۱

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

تازہ مچھلی، مرغ
اور
چھوٹا گوشت
خرید فرمائیں
ادریس فش شاپ
رحمت بازار ربوہ
نیز کاریں کرایہ پر
دستیاب ہیں
پتہ
محلہ دارالفضل مکان ۳۲/۱
چونگی نمبر ۳ ربوہ

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور
باجوہ مارکیٹ
گول بازار
ربوہ
فون : دکان ـــ 568
ڈے اینڈ نائٹ کار سروس
پروپرائیٹر: مقبول احمد باجوہ

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام
گاڑیوں کے اطمینان بخش
•۔ اوور ہالنگ •۔ ڈینٹنگ •۔ پینٹنگ •۔ الیکٹرک ورکس
•۔ الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے رجوع فرمائیں
راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر
احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز
عنایت بازار۔ اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی فون ۸۴۰۴۴۵

پائیدار — عمدہ کوالٹی — گارنٹی شدہ

پاک چائنہ
• پیڈسٹل فین • سیلنگ و ایگزاسٹ فین • برقی مدھانی
تیار کردہ: بشارت انڈسٹریز سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ فون ۸۲۷۷۲ پی پی
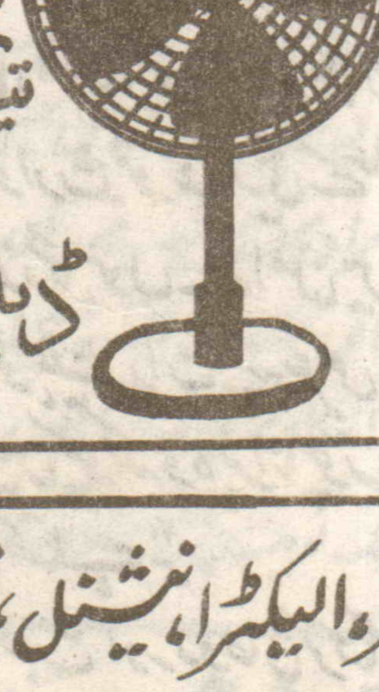
ڈیلر: نفیس زری ہاؤس گولبازار۔ ربوہ

• قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۴۷۹۹۷
ـــ برانچیں ـــ
• کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : I-D-3 گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

ریفریجریٹر ڈسٹری بیوشن
ڈاؤلینس، پیل، فلپس، ڈیوز، لومینیر، الیکٹرا انٹرنیشنل، نوبل، سونی
ڈیلر شپ کی تسلی کیلئے کمپنی کے بل ضرور دیکھیں
احمدیہ ماڈرن سٹورز
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوقؔ

# حضرت بانیٔ سلسلہ کی پاکیزہ سیرت

## نرمی ـــ سادگی ـــ عفو

حضرت بانیٔ سلسلہ کا طرز عمل ادنیٰ گھریلو ملازموں کے بارے میں کس نرمی اور عفو کا تھا اس کی ایک جھلک ملاحظہ کریں۔

ایک بار آپ نے اپنے ذاتی ملازم حامد علی کو کچھ لفافے اور کارڈ ڈاکخانہ میں ڈالنے کے لئے دئے۔ حامد علی کسی اور کام میں مشغول ہو کر اس کام کو بھول گیا اور لفافے بھی ادھر اُدھر ہو گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد حضور کے صاحبزادے حضرت محمود جو چھوٹی عمر کے تھے کچھ لفافے اور کارڈ لئے حضرت بانیٔ سلسلہ کے پاس دوڑے آئے۔ کہ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو وہی خط تھے جن میں بعض رجسٹرڈ خط تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ آپ نے حامد علی کو بلوایا اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا کہا:

”حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے فکر سے کام کیا کرو“۔

ایک دفعہ گھر کے اندر ایک خادمہ عورت نے کچھ چاول چرائے۔ گھر میں شور مچ گیا۔ اس عورت کی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھڑی چاولوں کی نکلی۔ ہر طرف سے لعنت ملامت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کسی کام سے ادھر آ نکلے پوچھا یہ کیا غُل ہے۔ کسی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا ”محتاج ہے کچھ تھوڑے سے چاول اسے دے دو اور ڈانٹ پھٹکار نہ کرو اور خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو“۔

گویا نہ صرف خادمہ کو معاف فرما دیا بلکہ اس کی دلداری کے لئے کچھ چاول اسے دلا بھی دیئے۔ عفو و کرم کا یہ واقعہ بطور مثال بیان کرنے کے لائق ہے۔

## میں تو نہیں کہہ سکتا۔۔!!

طبیعت کی نرمی کا ایک اور واقعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا ہے آپ لکھتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ کو سخت سردرد ہو رہا تھا اور میں بھی اندر آپ کے پاس بیٹھا تھا اور پاس حد سے زیادہ شور و غل برپا تھا۔ میں نے عرض کیا جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ فرمایا۔ ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو جناب کیوں حکم نہیں کرتے۔

فرمایا، آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں۔ میں تو کہہ نہیں سکتا۔ گویا کہ دوسرے شخص کو روکنے کے لئے کہا بھی تو ساتھ ہدایت کر دی کہ دیکھنا سختی سے نہ روکنا۔ بات کرنا تو نرمی سے کہ بچے اور گھر کے دوسرے لوگوں پر گراں نہ گذرے۔ اپنی تکلیف کی شدت میں بھی طبیعت کی نرمی اس جوبن پر ہے کہ دوسروں کی معمولی دل شکنی کا خیال بھی سوہان روح بنا ہوا ہے۔

## حضور کی پاکیزہ نصائح

حضرت بانیٔ سلسلہ اپنی جماعت کو نرمی اور سادگی کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

.... اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ.... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا.... تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو۔ باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ.... تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں.... تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو“۔

## مکان لباس کی سادگی

حضرت بانیٔ سلسلہ کی طبیعت کی سادگی کا ایک اندازہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ حضور مکان اور لباس کی آرائش اور زینت سے بالکل غافل اور بے پرواہ ہوتے تھے۔ آپ کی ایسی حیثیت تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور قیمتی سے قیمتی سامان آرائش و زیبائش آپ کو میسر آ سکتا تھا مگر آپ کے رہنے کا مکان نہایت ہی سادہ تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مہمانوں کی ضرورت کے لئے مکان بنوانے کی ضرورت پیش آئی ہے بار بار یہی تاکید فرمائی ہے کہ اینٹوں اور پتھروں پر پیسہ خرچ کرنا عبث ہے۔ اتنا ہی کام کرو جو چند روز بسر کرنے کی گنجائش ہو جائے۔ اس مکان کی تعمیر کے ضمن میں بڑھئی لکڑی کے تختوں کو رندے سے صاف کر کے نرم و ملائم بنا رہا تھا کہ آپ نے اسے فرمایا یہ محض تکلف ہے اور ناحق کی دیر لگانا ہے مختصر کام کرو۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بتاتے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کا مکان اندر اور باہر اور نیچے اور اوپر مہمانوں سے کشتی کی طرح بھرا ہوا ہے اور حضرت کو بھی بقدر حصہ رسدی بلکہ تھوڑا سا ایک حصہ رہنے کو ملا ہوا ہے اور آپ اس میں یوں رہتے ہیں جیسے سرائے میں کوئی گذارہ کرتا ہے اور اس کے جی میں کبھی نہیں گذرتا کہ یہ میری کوٹھڑی ہے۔

حضور جس طرح زندگی کے دیگر معمولات میں سادگی اور عاجزی کے ساتھ گذر بسر فرماتے تھے یہی حال لباس کا بھی تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی کتاب سیرۃ (....) میں لکھا ہے کہ حضور کے لباس کا یہ حال ہے کہ آپ کے پاس پشمینہ کی ایک بڑی قیمتی چادر تھی جس کی سنبھال اور دیکھ بھال میں عام دنیا دار آدمی کتنی کتنی مشکلات اٹھاتا ہے اور وقت کا بڑا حصہ بڑی بے رحمی سے گویا اس کی پرستش میں صرف کر دیتا ہے اور حضور اسے اس طرح خوار کر رہے ہیں کہ گویا ایک فضول کپڑا ہے (واسکٹ کے بٹن غلط سوراخوں میں لگانے سے رفتہ رفتہ سارے بٹن ٹوٹ جاتے ہیں حضرت مولوی صاحب نے لکھا ہے ایک روز حضور تعجب سے فرمانے لگے بٹن کا لگانا بھی تو آسان کام نہیں۔ ہمارے تو سارے بٹن جلدی ٹوٹ جاتے ہیں اور فرمایا حقیقت میں ان میں تضیع اوقات بہت ہے اگرچہ آرام بھی ہے)

حضرت بانیٔ سلسلہ کو لباس سے حد درجہ بے رغبتی تھی۔ احباب جو کپڑے محبت کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کرتے تھے وہ کپڑے حضور اپنے خدام کی دلداری کے لئے زیب تن تو فرما لیا کرتے تھے مگر فرمایا کرتے تھے، کہ ہم تو اپنے ہاں کے کاتے اور بنائے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کی مرضی سے یہ کپڑے، لوگ لے آتے ہیں۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اِن میں اور اُن میں کوئی تفاوت نظر نہیں آتا۔ حضور کے لباس کے بارے میں حضور کے ایک رفیق حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کی روایت ہے کہ حضرت اقدس عموماً لباس میں صفائی کے ساتھ ساتھ سادگی کو پسند کرتے تھے۔ مزاج میں تکلف نہ تھا اگر رومال ملنے میں دیر ہوئی تو پگڑی کے شملہ سے ہی منہ پونچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیا کرتے - پگڑی کے اندر ٹوپی ہمیشہ رکھا کرتے تھے - پگڑی اکثر سفید ہوتی تھی - کپڑوں کے متعلق کوئی خاص طرز نہ تھی - میں نے اپنی بیوی سے سنا ہے کہ حضرت اماں جان جیسے بھی کپڑے نکال کر دے دیتی تھیں وہی پہن لیا کرتے تھے

## دل کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ

"آخر میں حضور کا ارشاد مبارک پیش ہے

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو - خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے - آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو - اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے ..... کہ تمہارے فتح مند یا غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو - کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے .....

پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو - سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے .....

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو ..... کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا - پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا ....

ایک بچے کی طرح بن کر (خدا) کے حکموں کے نیچے چلو .....

ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے -

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶ - ۴۵۰)


روایتی زیورات
شریف جیولرز
جدید فیشن کے ساتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ — رہائش ۷۱۷

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

مرض اٹھراء کی شکار - نرینہ اولاد سے محروم - دُکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ - مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
سند یافتہ
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان // رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ، پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان - گول چوک - اوکاڑہ

ڈاؤلینس فریج . ڈیپ فریزر کے بااختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز ربوہ فون ۶۶۱

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت .....
بہتر تشخیص ~ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد // فون ۳۴۱۳۴

نذیر سویٹ ہاؤس
خالص عمدہ اور تازہ مٹھائی ہر وقت تیار ملتی ہے
نذیر سویٹ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں ۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) | 12/- | BABY TONIC |
| ۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے) | 30/- | BABY GROWTH COURSE |
| ۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) | 100/- | BODY BUILDING COURSE |
| ۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) | 100/- | DWARFISHNESS COURSE |
| ۵۔ بول بستری کورس | 35/- | BED URINE COURSE |
| ۶۔ مٹی چھوڑ کورس | 20/- | MITI CHOUR COURSE |
| ۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا) | 50/- | MARASMAS COURSE |
| ۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور | 20/- | SLOW DENTITION CURE |
| ۹۔ بے ترتیب دانت کیور | 20/- | IRREGULAR TEETH CURE |

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی ۔
• مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں ۔
• لاہور :۔ کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد :۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
• راولپنڈی :۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور :۔ ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ :۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ ڈپشین اڈہ • ملتان :۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
• کراچی :۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد :۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ :۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۔
• گوجرانوالہ :۔ کیور یٹو میڈیسن (شمروسنز) گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ ۔
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶، ۷۷۱

دو سو ۲۰۰ سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ ‖ "جرمن ہومیو علاج" ‖ جدید دور کا جدید ترین علاج
بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"
اوقات کار : بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تمام امراض ، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد ، سر درد ، شوگر ، نزلہ زکام ، قبض ، اسہال ، بال گرنا ، سفید ہونا ، جوڑوں کا درد ، موٹاپا ، مرگی ، ہسٹیریا ، بلڈ پریشر ، کیل چھائیاں ، قد کا نہ بڑھنا ، گیس ، معدہ ، پتہ ، گردہ ، مثانہ ، قلب ، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں
آپریشن کے بغیر
ناک ، پراسٹیٹ ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض ۔ السر ، پتھری ، رسولی ، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"
عزیز ہومیو پیتھک سٹور - یونیورسٹی روڈ - رحمان کالونی ربوہ
فون : ۲۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ : ۳۵۴۶۰
تعطیل : بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آغا سیف اللہ ایم اے۔ ایل ایل بی

# جماعتِ احمدیہ ــ حضرت بانیٔ سلسلہ کے ارشادات

(ترجمہ) اے میرے ربّ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے۔

تذکرہ صفحہ ۴۲ "جدید ایڈیشن"

براہین احمدیہ میں..... میری طرف سے یہ دُعا تھی کہ اے میرے خُدا مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب میں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ میں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی میں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۹

حضرت بانیٔ سلسلہ کی مذکورہ بالا دُعا نے شرفِ قبولیت پایا اور جواب عطا ہُوا۔

ترجمہ :- ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی....

روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۵۰۹

"۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ چالیس افراد نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ پر توبہ۔ اخلاص اور اطاعت کا عہد باندھا اور یہ اقرار کیا کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

(بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۹)

۱۸۹۶ء میں حضور نے تحریر فرمایا۔ اس باغ کی ترقی اور سرسبزی ... کسقدر ہوئی ہے .... ہماری امرتسر کی مخلص جماعت۔ ہماری لاہور کی مخلص جماعت۔ ہماری سیالکوٹ کی مخلص جماعت۔ ہماری کپورتھلہ کی مخلص جماعت۔ ہماری ہندوستان کے شہروں کی مخلص جماعتیں وہ نور۔ اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اگر ایک بافراست آدمی ایک مجمع میں ان کے منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لے گا کہ یہ خدا کا ایک .... ہے جو ایسے اخلاص ان کے دل میں بھر دیئے اُن کے چہروں پر اُن کی محبت کے نور چمک رہے ہیں۔

روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۳۱۵

فرمایا :-

اگرچہ یہ جماعت .... تھوڑی سی اور "قلیل گروہ" ہے اور شاید اس وقت چار ہزار، پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔ تاہم یقیناً سمجھو.... خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا.... جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وُہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ صفحہ ۶۴ روحانی خزائن جلد ۱۱

حضور اپنی اس سعید جماعت کو یوں مخاطب کرتے ہیں اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی۔ اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں...

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴)

فرماتے ہیں :-

میرے ساتھ تعلق اخوّت پکڑنے والے اور اس سلسلہ داخل ہونے والے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ان قیمتی اور پیارے وجودوں کے لئے حضور .... کے دل میں روحانی اُلفت کا جو جذبہ موجزن تھا اور دوستوں کے لئے جو ہمدردی اور غمخواری تھی اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آئی ہے کہ ایک چھوٹے سے عضو مثلاً اُنگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اس خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں.... جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں.... میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدّم دُعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو اُن کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔" ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۶

" ہمارا تعلق دوستوں سے اس قدر ہے کہ جسقدر دوست ہیں اور اُن کے اہل و عیال ہیں گویا ہمارے ہی ہیں"

" اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی اُنس نہیں ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روزہ گزارہ کریں اور فرمایا کہ ایک ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میرا گھر ہو اور ہر گھر میں میری ایک کھڑکی کہ ہر اک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے" ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱

آپ کا احباب سے یہ تعلق خدمت دین اور تائیدِ حق کی بناء پر ایک مضبوط زنجیر کی مانند تھا۔ فرماتے ہیں :-

اگر کوئی تائیدِ دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وُہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بارہا قسم کھا کر فرمایا کہ ہم ہر ایک شئے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو۔ بچے ہوں۔ دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۱

چنانچہ جب حضور نے منن الرحمن تصنیف فرمائی تو آپ کے جن جانثار "رفقاء کرام" نے اس سلسلہ میں علمی تحقیق میں حصہ لیا آپ نے اُن کی درج ذیل الفاظ میں ستائش کی۔

" اور ہم اس جگہ اپنے اُن دوستوں کا شکریہ ادا کرنے سے رہ نہیں سکتے جنہوں نے ہمارے اس کام میں زبانوں کا اشتراک ثابت کرنے کے لئے مدد دی ہے۔ ہم نہایت خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مخلص دوستوں نے اشتراک السنہ ثابت کرنے کے لئے وُہ جان فشانی کی ہے۔ جو یقیناً اس وقت تک اس صفحہ دنیا میں یادگار رہے گی جب تک کہ یہ آباد ہے ان مردانِ خُدا نے بڑی بہادری سے اپنے عزیز وقتوں کو ہمیں دیا ہے اور دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اُٹھا کر اس عظیم الشان کام کو انجام دے دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو جناب الٰہی میں بڑا ہی ثواب ہو گا.... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ یہ اُن کی محنتیں قبول فرماوے اور ان کو اپنے لئے قبول کر لیوے اور گندی زلیست سے ہمیشہ دور اور محفوظ رکھے اور اپنا اُنس اور شوق بخشے اور اُن کے ساتھ ہو۔

روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۴۴

حضرت بانیٔ سلسلہ احباب جماعت کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہیں تو جان سے زیادہ اُن کو عزیز جانتے ہیں ایک نمونہ مولوی عبداللطیف ہیں کہ ہزاروں مرید رکھتے تھے۔ ریاست اُن کی تھی۔ دولت بھی بے شمار تھی شاہی دستار بند تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کر لی .... یہاں پنجاب میں بھی بہت لوگ ہیں کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دیئے جاتے ہیں۔ قوم برادری اور گاؤں والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہیں۔ .... یہاں تک کہ حقیقی باپ اور بھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ان لوگوں سے الگ ہو جاتے ہیں

ملفوظات جلد سوئم صد ۵۸۳

پھر فرماتے ہیں :-

وُہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں ....

روحانی خزائن جلد ۱۴ صد ۳۰۷

حضور اپنے احباب کے اخلاقی کردار سے متعلق بیان کرتے ہیں ہماری جماعت میں عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہیں اور وُہ سب حسنہ صفات سے متصف ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ہم ساتھ رکھتے ہیں ۔

ملفوظات جلد سوئم صد ۱۹

اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں نیک تبدیلی کے ظہور کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ۔

.... حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں .... بہتیرے اُن میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں .... بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور .... سے مشرف ہوتے ہیں .... بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں ۔ اُن میں سے ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچے تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں ....

روحانی خزائن جلد ۱۴ صد ۳۰۷

میں یقین کرتا ہوں کہ یہ جماعت خُدا سے ڈرنے والی .... بنی نوع کی ہمدرد ہے .... ان میں وحشیانہ جوش نہیں ان میں درندگی کی خصلتیں نہیں .... میری جماعت میں بہت سا حصہ عقلمندوں اور تعلیم یافتہ لوگوں کا ہے....

جلد ۱۴ صد ۱۸۸

میری جماعت وُہ گروہ معزز اور غریب طبع اور نیک چلن انسانوں کا ہے ....

روحانی خزائن جلد ۱۴ صد ۱۹۰

احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے ذکر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

"....وہ لوگ ہزار ہا روپیہ کے ساتھ مدد کرتے ہیں ۔ اگر پچاس ہزار روپیہ کی بھی ضرورت ہو تو بلا توقف حاضر ہو جائیں مالوں اور جانوں کو فدا کر رہے ہیں ۔ صدہا لوگ آتے جاتے اور ایک جماعت کثیر جمع رہتی ہے ۔ چنانچہ بعض وقت سو سے زیادہ آدمی اور بعض اوقات دو دو سو جمع ہوتے ہیں "

روحانی خزائن جلد ۹ صد ۴

حضور اقدس اس سلسلہ میں تائید دین حق کی خاطر تنگ دست احباب کی مالی قربانی پر خوشی و اطمینان ظاہر کرتے ہیں ۔ فرمایا :

" ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غرباء کا ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غرباء کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وُہ "دین حق" کی ضروریات کو حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے "

ملفوظات جلد ۴ صد ۸۰

حضور اس امر پر خوشی کا اظہار فرماتے تھے کہ ایک مخلص اور وفادار جماعت آپ کے دامن سے وابستہ ہے ۔ فرماتے ہیں :-

اور میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں اُن کو بلاتا ہوں ۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ اُن میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے ۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار .... میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وُہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلاتے ہیں "


سُرمہ طفیل
کورس ۳ شیشی
قیمت -/۱۲
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت -/۲۰
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل c/o کوئٹہ کلاتھ - ربوہ
فون ——— ۲۰۴

کُول بریز
ریفریجریٹر ۔ ایئر کنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے ۔
۵۸ ، ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون : ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے کامیاب علاج کے لئے
فی کورس -/۷۵
مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولادِ نرینہ کے لئے
فی کورس -/۵۰۰
زدجام عشق
مکمل کورس ۶۰ گولی
فی کورس -/۴۸۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ۔ ربوہ
فون دواخانہ : ۵۳۸ فون گھر ۳۳۸

پیل
فریج ۔ ڈیپ فریزر ۔ ایئر کنڈیشنر
کے با اختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز ۔ ربوہ ۔ فون ۶۶۱

ہومیوپیتھی
(فضل الٰہی کا نزول خاص)
اولاد ، چہرے کا روپ نکھار ، رنگ گورا کیل داغ دھبے ، مٹاپا ، جسم کی خارش ، موتیا ، یرقان ، دمہ = فی کورس -/۱۰۰ بمع خرچ
ڈاکٹر خلیل احمد قریشی ۱۰/۱۰۰ FS ملیر کراچی ۳۷

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون دوکان 643 / 550 ——— فون گھر 749 / 549

لاہور میں لیزر پرنٹر دو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
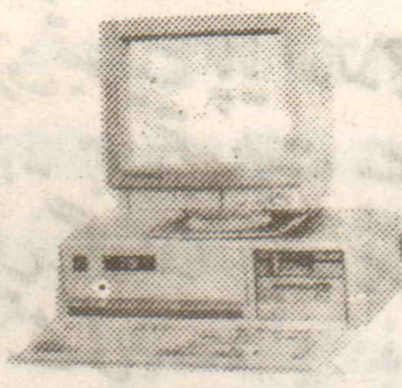
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر
کتب ، میگزین ، رسالہ جات و دیگر مسودا جات کی اُردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں ۔ کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۳۶۱۸۸۷ پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین
Concept Advertisers

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنے والے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سب آفس : چوک گھنٹہ گھر ۔ پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ ۔ فون : ۰۴۳۱-۲۱۹۰۶۵
ہیڈ آفس : نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ ۔ فون : ۰۴۳۱-۲۱۸۵۳۴
زیر نگرانی : حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
• ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور : ۱۰ جوہر ٹاؤن فیز ۲ (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ
• کراچی : نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳
• چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد : سیکٹر آئی ۲/۱-۸ گلی ۱۱
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

# حضرت بانی سلسلہ کی اہلی زندگی کی ایک جھلک

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍اپریل ۱۹۹۰ء میں احباب جماعت کو اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کرنے کی نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں۔ اپنے روزمرّہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ کس طرح میں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہیئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں۔ اپنی بیٹیاں سمجھا کریں اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جاکر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو۔ لیکن اس کے باوجود لوگ سنتے ہیں اور شاید دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ یا سنتے ہی نہیں اور محض ظاہری طور پر کانوں کے پردے مرتعش ہوتے ہیں کیونکہ یہ شکایتیں پھر بھی آتی رہتی ہیں۔ بڑے بڑے تکلیف دہ خط بعض بچیوں کے ملتے ہیں۔ کہ ہم گئیں ہماری جو نسبتی بہنیں ہیں وہ اس طرح سلوک کرتی ہیں گویا کہ میں نے ان کے بھائی پر ڈاکہ ڈالا ہوا ہے۔ اور وہ جب تک مجھے ذلیل و رسوا نہ کردیں کہ یہ ہمارا زیادہ ہے اور تمہارا کم ہے۔ اس وقت تک ان کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ ساسیں ہیں جو ہر وقت میرے خاوند کے کان بھرتی رہتی ہیں یا ہمارے خاوندوں کو کئی خطوط اس قسم کے ملتے ہیں کہ جب تک تم اس کو رسوا کرکے ذلیل کرکے میرے سامنے جھکاؤ نہیں تم میرے بیٹے نہیں۔۔۔ ایک ایسا شخص جو اپنی بدخلقی سے باز نہیں آتا۔ گندی زبان استعمال کرتا چلا جاتا ہے اپنے بھائی سے حقارت سے پیش آتا ہے۔ اپنے بیوی بچوں سے ظلم کا سلوک کرتا ہے اور تلخی سے ان سے باتیں کرتا ہے خیال نہیں کرتا کہ ان کے بھی دل ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے بھی احساسات اور جذبات ہیں۔ پھر وہ باتیں لقاء کی کر رہا ہو۔ یہ باتیں کرے کہ اس رمضان المبارک میں اے خدا! مجھے اپنا لقاء نصیب کردے، جسے انکا لقاء نصیب نہیں جو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اسے خدا کا لقاء کیسے نصیب ہو سکتا ہے۔ پس جو ساتھ ہیں ان کا عرفان حاصل کریں۔ ان کا لقاء حاصل کریں"

پیارے آقا نے احباب کو کتنے دردبھرے انداز میں اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر بنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اب آئیے اور دیکھئے کہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا معاشرتی زندگی کے متعلق کتنی اعلیٰ تعلیم اور عملی نمونہ ہے۔ اس ضمن میں مجھے آپ کے ایک رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک روایت یاد آگئی وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:۔ "ہمارے بڑے دو اصول ہیں اوّل خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور دوسرے اس کے بندوں کیساتھ ہمدردی سے پیش آنا"

(دُرِّ منثور صـ ۴۷، ۴۸)

آپ کی زندگی پر غور کرنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کی ساری زندگی انہی دو اصولوں کے اردگرد چکر لگاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں آپ نے خدا تعالےٰ کی توحید کو قائم کرنے اور خالق و مخلوق کے تعلق کو بہتر بنانے میں اپنی انتہائی کوشش صرف کی اور اس کے لئے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کیا۔ وہاں آپ نے مخلوقِ خدا جس میں ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں کے ساتھ بہترین حسنِ سلوک۔ بڑی محبت و شفقت اور انتہائی ہمدردی کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ مختصراً آپ نے اپنی ساری زندگی حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کے پورے کرنے میں گذاری۔ اس وقت اس ضمن میں آپکی صرف اہلی زندگی کے متعلق آپ کی تعلیم و عمل یعنی قول و فعل کے متعلق چند واقعات درج کئے جاتے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کا قول اور عمل باہم مطابقت رکھتا تھا۔ یاد رہے کہ ایک مرد کے اخلاق کے متعلق سب سے مصدّقہ اور ثقہ گواہی اس کی اہلیہ کی ہوتی ہے۔ کیونکہ اسے اپنے خاوند کے ساتھ خلوت و جلوت میں وقت گذارنے کا موقع ملتا ہے اس لئے اسے اس کے حسن و قبح کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ ذیل کا واقعہ جو حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہے) کے حضرت اماں جان کے ساتھ بہترین سلوک کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت استانی سکینۃ النساء صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ حضرت اماں جان (حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہ) فرماتی تھیں کہ میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ سو وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں حضرت صاحب آگئے میرے چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمے سے رونے والوں کا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا۔ کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے۔ پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔

حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہوگیا"۔

(ذکرِ حبیب صـ ۱۲، ۱۳)

حضور اقدس اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خدا تعالےٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ (تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو"

(ملفوظات جلد ۵ صـ ۴۱۸)

پھر فرمایا:۔

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں"

(ملفوظات جلد ۲ صـ ۱)

حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ کی آپ پر سلامتی ہو) کی ساری زندگی میں آپ کا قول و فعل ایسی ہم آہنگی اور مطابقت رکھتا تھا جیسے دو جڑواں بچے۔ حضور اقدس کا فرمان تو آپ نے پڑھ لیا۔ اب ان کا عمل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اس روایت سے واضح ہوتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"عرصہ قریب پندرہ برس کا گذرتا ہے جبکہ حضرت صاحب نے بارِ دیگر خدا تعالےٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اٹھایا ہے اس اثناء میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو۔ وہ ٹھنڈا دل اور بہشتی قلب قابل غور ہے جسے اتنی مدت میں کسی قسم کے رنج اور تنغّض عیش کی آگ کی آنچ نہ چھوئی ہو۔ اس بات کو اندرونِ خانہ کی خدمتگار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنّع، زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور گرد و پیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا خود حیرت سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ "مرجا بیوی دی گل بڑی مَنّدا اے"

(سیرت ۔۔۔۔ حصہ اول صـ ۲۷۶)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا اپنا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے کچھ زبانی سختی کا سلوک فرمایا تو اس پر حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرمائے)، کو خدا نے یہ خبر دی :۔

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے ...... لیڈر عبدالکریم کو ا۔۔سی نرمی کرو نرمی کرو تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸)

حضور اقدس اپنی اس (خدائی خبر) کے متعلق فرماتے ہیں :۔

"اس (خدائی خبر) میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغا باز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (......) (النساء ۲۰) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے (....) یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح مت توڑو۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ حاشیہ)

اسی طرح حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرمائے) نے ایک شخص کے بارہ میں جو عجلت سے بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا فرمایا :۔

"جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا پکا تعلق ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی پہلی بیگم کا ۱۸۹۸ء میں انتقال ہونے پر حضرت اقدس نے تعزیت کا ایک خط لکھا جس میں میاں بیوی کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا :۔

"درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں۔ بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں۔ لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہوتے ہیں۔ انکو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر علی الفور یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی طریق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے"

(ذکر حبیب صفحہ ۱۶، ۱۵)

یہ خط اگرچہ حضرت نواب صاحب کی طرف تحریر فرمایا گیا ہے۔ اس سے حضرت اقدس کی اہلی زندگی کا پتہ ملتا ہے۔ لہٰذا جماعت کے مردوں کو عورتوں کو نیک بختی اور تسکین کی زندگی گذارنے کے لئے خط میں تحریر کردہ خیالات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ واقعہ بھی غور کے لائق ہے اور عمل کرنے کے قابل بھی۔

"مئی ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے کہ ایک روز حضرت صاحب سر درد سے بیمار تھے منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے آپ کی بیماری کی تکلیف پوچھی اور پھر کہا۔

"آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری بوجھ ہے آپ کو چاہیئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کیلئے ہر روز تیار ہونی چاہیئے" اس پر حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرمائے) نے فرمایا :۔

"ہاں یہ بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں"

اس پر منشی عبدالحق صاحب نے کہا کہ اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے پینے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں۔ اور ناممکن ہے کہ میرا حکم ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام میں سرمو فرق آ جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے خیال کیا کہ یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں مفید ہے اس لئے بغیر سوچے سمجھے تائید کر دی۔ حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) نے حضرت مولانا کی طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا۔

"ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے"۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بڑے ذکی الحس تھے وہ فرماتے ہیں "بس خدا ہی جانتا ہے کہ میں ..... کس قدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا"

(سیرت حضرت (بانیٔ سلسلہ) مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانی حصہ اول صفحہ ۵۳، ۵۲)

یہ وہ روایت ہے جو خلاصتہً پیش خدمت ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرمائے) عورتوں پر سختی کرنے کے کتنے خلاف تھے خصوصاً کھانے وغیرہ کے معاملات میں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں :۔

"میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور اقدس (اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) کو حضرت (اماں جان) سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (IDEAL) جوڑے کی ہونی چاہیئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور اقدس (حضرت اماں جان) کی فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ کو لفظ تم سے مخاطب فرمایا کرتے تھے اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے۔ مگر شاذونادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے"

(ذکر حبیب صفحہ ۱۲، ۱۱)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اماں جان کی ساری زندگی ایک مثالی جوڑے کی سی تھی نہ آپ کبھی ناراض ہوئے اور نہ کبھی کوئی جھگڑا کیا۔ احباب جماعت کو بھی اپنے خانگی اور گھریلو معاملات میں اپنی بیویوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہیئے جو حضرت اقدس اپنی زوجہ مطہرہ سے فرمایا کرتے تھے اور جس کی تعلیم آپ نے جماعت کو دی۔

حضرت اقدس احباب کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :۔

"خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۸)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احباب جماعت کو اپنی معاشرتی زندگی میں بہترین نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

• تقریبات کی معیاری فوٹوگرافی • پولارائیڈ پاسپورٹ سائز فوٹو • کاغذات کی اعلیٰ فوٹوسٹیٹ کے لئے تشریف لائیں۔
فوٹو ٹائم سٹوڈیو
گولبازار۔ ربوہ
پروپرائیٹر: عطاء المنان
فون ۷۳۶

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
مرکز سلسلہ میں خدمت کے چھبیس ۲۶ سال
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
میاں نسیم احمد طاہر
گولڈ سمتھ
شاہد مارکیٹ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون دکان ۷۳۸
فون گھر ۷۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا سلطان محمود انور

# ملکی قبلہ درست کرنے کا دن ○ ۲۳ مارچ

صبح صبح جب روزنامہ "جنگ" دیکھنے کا موقعہ ملا تو اس کے صفحہ ۵ پر حسب ذیل دو سرخیوں پر نظر پڑی:۔

"کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ پاکستان ٹوٹ جائے"

"مسلم لیگ ہی حفاظت کرے گی متحد ہو کر مقابلہ کرنا چاہیئے"

یہ اخباری سرخیاں جن "افراد" اور جن "مساعی" کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ اُن سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اربابِ حل و عقد بہتر سمجھتے اور کرتے ہیں۔ لیکن اخباری سرخیوں کے حوالے سے جو گذارش کی جا سکتی ہے اور جس میں وطنِ عزیز کی بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ مجبور کرتا ہے کہ حق بات ضرور کہی جائے۔ وُہ یہ ہے کہ ۲۳، مارچ کا دن پاکستان کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو پاکستان کے قیام سے قریباً سات سال پیشتر حضرت قائد اعظم کی صدارت میں ایک عظیم جلسہ منعقد ہُوا یہ جلسہ لاہور شہر کے منٹو پارک میں جس کو بعد میں اقبال پارک کا نام دیا گیا۔ منعقد ہُوا تھا۔ لاکھوں لاکھ افراد جمع تھے۔ مختلف صوبوں کے نمائندے اور چیدہ سیاسی سماجی مذہبی شخصیتیں جمع تھیں اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر زبردست وحدت فکری و ملی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس عظیم تاریخی جلسہ میں مسلم لیگ کی طرف سے جناب اے کے فضل الحق مرحوم نے قرار دادِ پاکستان پیش کی۔ جو انگریزی زبان میں تھی۔ قائدِ اعظم نے اس قرار داد پر حاضرین سے جب رائے پوچھی تو زبردست تالیوں کی گونج میں لاکھوں افراد نے اتفاق رائے کا اظہار کرتے ہوئے اس قرار داد کی تائید کی اور پاکستان کی تاریخ میں یہ "قرار دادِ پاکستان" کے نام سے معروف ہے۔

قرار دادِ پاکستان کا پس منظر پیش کرنے سے اصل مقصود یہ ہے کہ آج ۲۳، مارچ کے حوالہ سے وہ بنیادیں سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ کہ جن کی بناء پر قائدِ اعظم نے قوم میں یک جہتی کی روح پھونک دی تھی اور ساری قوم ایک آواز پر مجتمع ہو گئی۔ بالفاظ دیگر آج یہ ضرورت ہے کہ قائد اعظم اور اُن کے بے لوث رفقاء کی سوچ کو دوبارہ سامنے لایا جائے تاکہ وہ وحدت اور یک جہتی قوم کو دوبارہ نصیب ہو۔ اور پاکستان کی سالمیت جن خطرات سے بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اُن مہیب خطرات کا مناسب ازالہ ہو سکے۔

اس امر کے لئے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ قائدِ اعظم نے حصول پاکستان کی تحریک کو پروان چڑھانے کے لئے ہر اُس آواز کو دبایا اور ہر اس مطالبہ کو بُری طرح ٹھکرا دیا تھا جسے قومی وحدت کے خلاف سمجھتے تھے۔ ہر قسم کے تعصب اور تنگ نظری کو پاؤں تلے روندا اور اپنے اصولوں پر سختی سے قائم رہ کر کسی چھوٹے بڑے کی ناراضگی یا مخالفت کی ذرہ بھر پروا نہ کی تھی۔ تبھی عظیم مملکت کا قیام ممکن ہُوا۔ دوسری طرف قائدِ اعظم نے پاکستان کے نام پر قائم ہونے والی مملکت کے نظام کو چلانے اور اُسے استحکام و دوام بخشنے والے رہنما اصول بھی قائم کئے۔ جن سے خود آپ نے آخری سانس تک وفا کی۔ لیکن بدقسمتی سے تدریجاً ایسے حالات سامنے آتے گئے کہ اصولوں پر مفادات غالب آتے گئے اور آج اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر کس و ناکس کی زبان پر یہ باتیں سُنی جاتی ہیں کہ پاکستان کا وجود خطرے میں پڑ چکا ہے۔

> "یہ الٰہی تصرف ہی قرار دیا جا سکتا ہے کہ ۲۳، مارچ "یوم پاکستان" ہونے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ۲۳، مارچ کا ہی مبارک دن تھا۔ جب کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی اور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اس روز پہلی بیعت لے کر الٰہی منشاء کے تحت جماعت احمدیہ کی بناء ڈالی۔"

خوش قسمتی سے آج وہی مسلم لیگ پاکستان کے دفاع اور بقاء کے لئے دوبارہ دعویدار ہے۔ لیکن مسلم لیگ سے مُراد اگر کچھ افراد ہیں تو افراد تو آتے جاتے اور بدلتے رہتے ہیں اور اگر مسلم لیگ کی جدوجہد سے آج بھی اصول مُراد ہیں ہاں وہ بنیادی اصول جو قائدِ اعظم نے قوم کو دیئے تھے تو پھر آج پہلے سے کہیں بڑھ کر اس امر کی ضرورت ہے کہ اُن اصولوں پر ملک کے ہر شہری کی سوچ کو مرتکز کیا جائے اور ۲۳، مارچ کے حوالے سے قوم کے سرکردہ لوگ قوم کو یہ دعوت دیں کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف اور صرف قائدِ اعظم کے اُن اصولوں پر آ جائے جو قیام پاکستان کے وقت اُن کے پیشِ نظر تھے اور جن کے جادو اثر سے قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بن گئی تھی اور اس امر کا اہتمام ہونا چاہیئے کہ قائدِ اعظم کے اس فکری نقشہ کو گھر گھر اور فرد فرد تک پہنچایا جائے۔

ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مثلاً ٹی وی۔ ریڈیو کے ذریعہ اُن مقاصد کو بار بار قوم کے سامنے پیش کیا جائے۔

اخبارات کے ذریعے عام لوگوں کے سامنے یہ باتیں بار بار لائی جائیں۔ تشہیر کا انتظام ایسا ہونا چاہیئے تا ساری قوم کا صحیح اور متفقہ مزاج بن سکے اور ساری قوم قائد اعظم کی سوچ اپنا لے۔

سکولوں میں یہ "فکری نقشہ" طلباء کو شامل نصاب کر کے تیار کیا جائے کہ وُہ آئندہ قوم کے معمار بننے والے ہیں۔ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں قائد اعظم کے ان اصولوں کے چارٹس مہیا کئے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر اُس آواز کو جو ان اصولوں سے متصادم ہو۔ اعتدال پر لانے کے لئے مناسب اقدامات بھی ضروری ہونگے

خدا کرے کہ اربابِ حل و عقد کو یہ توفیق ارزاں ہو کہ وُہ ۲۳، مارچ کے دن کو ایک سنگِ میل تصور کر کے ملک و قوم کے قبلہ کی درستی کی راہ اختیار کر سکیں۔

یہ الٰہی تصرف ہی قرار دیا جا سکتا ہے کہ ۲۳، مارچ "یوم پاکستان" ہونے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ۲۳ مارچ کا ہی مبارک دن تھا۔ جب کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی اور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اس روز پہلی بیعت لے کر الٰہی منشاء کے تحت جماعت احمدیہ کی بناء ڈالی اور اس الٰہی تصرف کا یہ اعجاز تھا کہ قیامِ پاکستان میں جماعت احمدیہ کو نہایت بنیادی اور ٹھوس کردار ادا کرنے کی تاریخی سعادت نصیب ہُوئی اور بفضلہ تعالیٰ آج بھی جماعت احمدیہ استحکام پاکستان کے ضمن میں اپنے کردار کو اُسی طرح بے لوث طور پر ادا کر رہی ہے۔ جس طرح قیام پاکستان میں جماعت نے بے لوث اور فدائیت سے خدمت کی توفیق پائی اور آج ہر پاکستانی احمدی کو اپنے اس تاریخی کردار کی عظمت کی حفاظت کرنی ہے اور درحقیقت وُہ حفاظت ہر احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے کر رہا ہے اور اس پہلو سے جماعت احمدیہ کا کردار خدا کے فضل سے ہر منفی سوچ اور عمل سے سراسر پاک اور بے داغ ہے اور ہر احمدی اس پر بجا فخر کر سکتا ہے۔ پس ۲۳، مارچ کا تاریخی دن ایک احمدی کے لئے دوہری اہمیت کا حامل ہے اور درحقیقت تجدید عہد کا دن ہے کہ پاکستان کی حفاظت و بقا اور احمدیت کی عالمگیر ترقی کے لئے ماضی کی طرح قربانیاں دیتے رہیں گے اور محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر دیں گے۔ کسی انسان سے اجر و توصیف کی تمنا نہیں اور انسانوں کی باتیں بھی نرالی ہوتی ہیں۔ جو طبقے قیامِ پاکستان کے کھلم کھلا مخالف تھے آج وہ جماعت احمدیہ کے کردار کو جھٹلاتے ہوئے نہیں شرماتے۔ لیکن ان سب باتوں سے یکسر بے نیاز ہو کر ہر احمدی کی توجہ ارض و سما کے خالق و مالک کی طرف ہے اور ۲۳، مارچ کا دن اس سوچ کو تازہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تازہ کرتا رہیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاؤلینس۔ پیل۔ فلپس۔ ویوز کے بااختیار ڈیلر
ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، ایئر کنڈیشنر۔

کمپنی ریٹ اور گارنٹی کے ساتھ
ڈیلر شپ کی تسلی کے لئے کمپنی کے بل ضرور دیکھیں

احمدیہ ماڈرن سٹورز
گولبازار۔ ربوہ۔ فون ۶۶۱

سلسلہ احمدیہ کا ترجمان
روزنامہ الفضل ربوہ
ہر قسم کے علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی اخبارات اور رسائل تقسیم کرنے والا واحد ادارہ
فرزانہ لائبریری میلاد چوک صدر۔ راولپنڈی

تاریخی، علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی، نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب کی خرید و فروخت کے لئے نیز کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے۔
میری لائبریری قیصر پلازہ
ٹین بازار صدر۔ راولپنڈی

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ
لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۳۲۳۸۰-۲۳۳۶۹۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰-۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۴۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی c/۱۰۹، ماڈل ٹاؤن لاہور

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار۔ ربوہ

ھوالشافی
جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
الیاس دواخانہ

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

جدید ترین باسہولت
لال پمپ
عزیز پمپ
مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش کرتے ہیں
ڈیلر خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۸۳۱

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

**Al-Furqan Motors** (PVT) LIMITED

FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندانی معالج امراض دندان ربوہ والے

# بشیر ڈینٹل کلینک رجسٹرڈ

پرانا اڈہ لاریاں نزد دھدر چونگی چنیوٹ

فون کلینک : 9450
کوڈ چنیوٹ : 00466

دانت مت نکلوائیے، دانت درد کے فوری کامیاب علاج کیلئے، دانتوں کی تمام جملہ امراض
پائیوریا، پانی گرم سرد لگنا، دانتوں کا ہلنا، خون پیپ کا آنا اور ماسخورا کے تسلی بخش علاج کیلئے۔
مصنوعی دانت بغیر تار، بغیر پلیٹ فکس کیے جاتے ہیں گارنٹی شدہ فل سیٹ بغیر تالو لگوانے کیلئے خدمت کا موقع دیں

---

معیار ـــــ اخلاق ـــــ خدمت

# حیات سنٹر گولبازار ربوہ

فون
دکان :- ۷۹۹
رہائش :- ۹۷۷

ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنر سیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت)
کرایہ پر دستیاب ہے ـــــ پروپرائیٹر: محمد حیات جنجوعہ

---

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

## کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

تبخیرِ معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، دائمی نزلہ و زکام، ذیابطیس، کالی کھانسی، دمہ، مرضِ اٹھرا اور

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں

مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے

NASIR
# مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

پوسٹ بکس نمبر ۶۰ ـــــ فون: ۵۳۴، ۶۳۴

---

## پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

---

خدمت میں پیش پیش
اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کے لئے تشریف لائیں

## میموریل فوٹو سروس ربوہ

---

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

---

دانتوں کا معائنہ مفت

# احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک، ربوہ
اوقات کار :- ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ :- رانا مدثر احمد

---

# شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

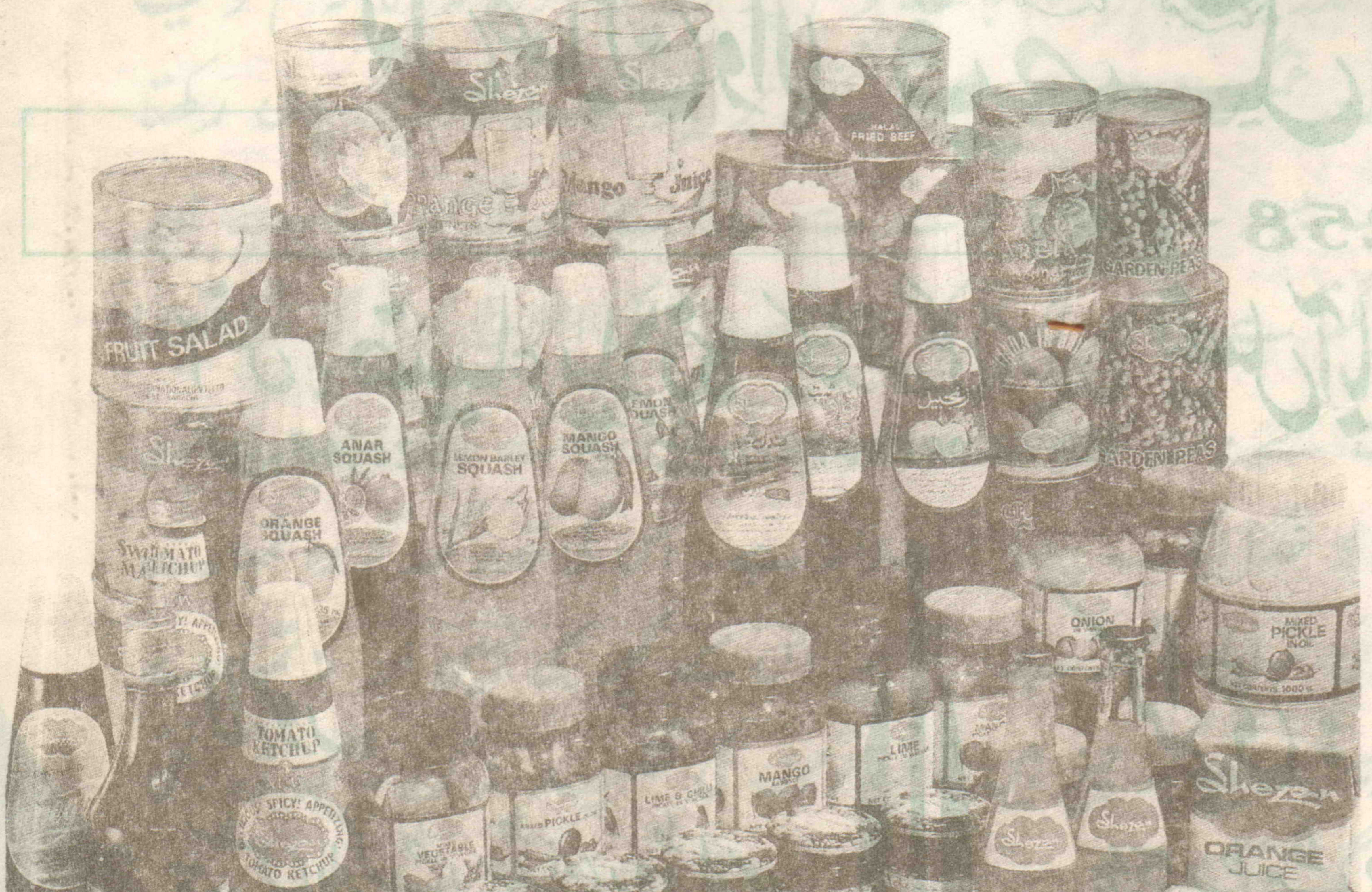


Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

111.89

---

# حنیف

## ہومیوپیتھک کلینک

۸۴۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار درج ذیل ہوں گے:۔
ہر روز صبح ½۹ بجے سے ½۱۲ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ½۷ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا۔
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

---

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں پہلی بار

# ماسٹر واچ کمپنی

گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین

پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ نمبر ۲
۵۔ سنی پلازہ مین بولیوارڈ ڈیفنس سوسائٹی روڈ
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah


اک قطرہ اسکے فضل نے دریا بنا دیا

٠- امپورٹر ٠- ایکسپورٹرز و جنرل آرڈر سپلائرز

# داؤد ٹریڈرز

گول صابن والا فیصل آباد

0411-23258

آفس: ضیاء پلازہ سیکنڈ فلور گلی وکیلاں فیصل آباد

فون: 620448 ٹیلیکس: 43472 ORENO PK فیکس: 0411-711509

لاہور:

27 پیلس مارکیٹ بیڈن روڈ لاہور

فون: 042-221731

کراچی:

BATHIS - LAND گلشنِ فیصل

54/B سٹریٹ 12

کلفٹن۔ کراچی

فون: 021-532498